Digitized by Khilafat Library Rabwah

61

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۶۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۳ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ۔ ۲۵ وفا ۱۳۵۱ ہش ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۷۲ء	نمبر ۱۶۸

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۲۴ وفا - ربوہ میں تین چار روز قیام فرمانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا آج صبح چھ بجے بذریعہ موٹر کار ایبٹ آباد واپس تشریف لے گئے۔

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ، محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا مظہر احمد صاحب اور مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل پرائیویٹ سیکرٹری بھی حضور کے ہمراہ گئے ہیں۔

حضور نے مکرم پروفیسر چوہدری حمید اللہ صاحب کو ربوہ میں امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کے مع اہل قافلہ بخیر و عافیت منزلِ مقصود پر پہنچنے نیز حضور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ربوہ - ۲۲ ماہِ وفا - صبح ساڑھے آٹھ بجے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سالانہ فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح ایک پُر اثر خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ یہ کلاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ پانچ سال سے باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتی چلی آرہی ہے۔ اس لحاظ سے یہ کلاس سال بسال منعقد ہونے والی چھٹی کلاس ہے۔ اس میں امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے درس کی شکل میں قرآنِ مجید کا ایک دَور مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ و باللہ التوفیق۔

امسال مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کی ۱۵۳ جماعتوں کے ۶۳۰ نمائندگان شمولیت کر رہے ہیں۔ ان میں ۲۸۰ طالبات اور ۳۵۰ طلبا شامل ہیں۔ اس تعداد میں ابھی اضافہ کی توقع ہے۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی خطاب کا خلاصہ اور افتتاحی تقریب کی مختصر روداد انشاء اللہ العزیز آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کی جائے گی)۔

حکیم عبدالرحیم صاحب وزیر صدر جماعت احمدیہ کوہاٹ قریباً ۱/۲ ۱ سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ وہ آجکل لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عرفان امیر جماعتہائے صوبہ سرحد)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی اور نہ دُور ہوتی ہے جبتک آسمان سے حکم نہ ہو

آخر وُہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے

"نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اُن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور مَیں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے۔ بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اُسکے نام کے لئے غیرتمند نہیں اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دُنیا پر کتّوں، یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دُنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دُور ہے۔ ہر ایک ناپاک دِل اُس سے بیخبر ہے۔ وہ جو اُسکے لئے آگ میں ہے آگ سے نجات دیا جائیگا۔ وہ جو اُسکے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا۔ وہ جو اُسکے لئے دُنیا سے توڑتا ہے وہ اُسکو ملیگا۔ تم سچے دِل سے اور پُورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بنجائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُسکے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دُنیا ہزارہا بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے۔ سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دُور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جبتک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دُور نہیں ہوتی جبتک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وُہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔"

(کشتی نوح صفحہ ۱۲)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دار الرحمت غربی، ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ وفا ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"افریقہ میں اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، آئیوری کوسٹ، گھانا، لائبیریا، سیرالیون اور گیمبیا کا دورہ کرنے کے بعد یہ اعلان فرمایا تھا کہ اسلام اور عیسائیت کے مابین فیصلہ کن جنگ افریقہ میں لڑی جائے گی۔ اس کی وجہ حضور نے یہ بیان فرمائی تھی کہ عیسائیت مغرب میں بُری طرح ناکام ہو چکی ہے وہاں کے لوگ اب عقیدے کی رو سے عیسائی نہیں رہے البتہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں بڑی حد تک ناکامیوں سے دوچار ہونے کے باوجود عیسائیت نے مشنری سکولوں اور ہسپتالوں کے بل پر ابھی افریقہ میں کسی حد تک پاؤں جمائے ہوئے ہیں۔

چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے خدائی القاء اور اذن کے ماتحت خالص انسانی ہمدردی کے پیشِ نظر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے قیام اور "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے اجراء کا اعلان فرمایا اور ان ممالک میں احمدیہ ہسپتال اور ہائر سیکنڈری سکولز کھولنے کا فیصلہ کیا۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے گزشتہ ڈیڑھ پونے دو سال کے عرصہ میں اب تک ان ممالک میں ۱۵ نئے ہسپتال اور ۱۰ نئے ہائر سیکنڈری سکول قائم ہو چکے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی ان بے لوث خدمات کے نتیجہ میں بھی وہاں لوگوں کا اسلام کی طرف میلان بڑھ رہا ہے اور وہ اس طرف کھنچے چلے آرہے ہیں۔ قبل ازیں تعلیم اور طبی امداد کے میدانوں میں عیسائی مشنوں کی اجارہ داری قائم تھی اور وہ دونوں ہاتھوں سے لوگوں کو لوٹ رہے تھے۔ بالخصوص مسلمانوں کے لئے یہ انتہائی تکلیف دہ بات تھی کہ یا تو وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلانے کی غرض سے عیسائی سکولوں میں بھیج کر انہیں عیسائیت کی آغوش میں جانے دیں یا پھر انہیں علم سے محروم رکھیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت وہاں نئے احمدیہ ہسپتالوں اور نئے احمدیہ سکولوں کے قیام کا سلسلہ شروع کر کے عیسائی مشنوں کی اجارہ داری ختم کر دی ہے اور لوگ احمدی ڈاکٹروں اور احمدی اساتذہ کی بے لوث خدمات سے متأثر ہو کر اسلام کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کی کارگزاری پر عیسائی مشن عرصہ سے پریشان تھے ہی لیکن جماعت کی ان نئی رفاہی سرگرمیوں پر وہ اور بھی زیادہ گھبرا اُٹھے ہیں۔ اُن کی اس گھبراہٹ کا افریقہ کے پریس میں تو ذکر آتا ہی رہتا ہے حال ہی میں روزنامہ "جنگ" کراچی کے نامہ نگار مقیم لندن آصف جیلانی نے افریقہ میں رونما ہونے والی اس نئی صورتِ حال سے متعلق ایک رپورٹ کا خلاصہ ارسال کیا ہے جو اس کی ۱۸ جولائی کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے:-

"لندن ۱۶ جولائی۔ افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے رومن کیتھولک اور دیگر مکتبِ خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحان سے سخت پریشان ہیں۔ ان عیسائی مذہبی اداروں کا خیال ہے کہ اسلام بتدریج پھیلتا جا رہا ہے اور افریقہ کے مختلف علاقوں میں لوگوں کے قبولِ عیسائیت میں رکاوٹ بن رہا ہے۔ افریقہ میں مجموعی طور پر ۱۴ کروڑ ۵۰ لاکھ مسلمان ہیں جبکہ عیسائیوں کی تعداد مجموعی طور پر دس کروڑ ہے اور دس کروڑ سے زائد افریقی ایسے ہیں جن کا کوئی مذہب نہیں اور جنہیں تبلیغ کی جا سکتی ہے۔ سابق بیلجیئن کانگو کے شہر زائر اور افریقہ کے دیگر علاقوں میں تبلیغی کام کرنے والے عیسائی مشنریوں نے پوپ پال کو اس صورتِ حال سے آگاہ کیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ پوپ پال اس سلسلہ میں اہم اقدامات کر رہے ہیں تاکہ عیسائی تبلیغی مہموں کی ناکامی کا ازالہ کیا جا سکے۔ اس سلسلہ میں اہم عوامل میں ایک یہ ہے کہ کانگو کے صدر موبوتو اور زائر میں مقیم عیسائی مشنری کے سربراہ جوزف مالولا کے درمیان شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے جوزف مالولا کو زائر سے روم واپس جانے پر مجبور ہونا پڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر موبوتو نے عیسائی مشنریوں سے مطالبہ کیا ہے کہ افریقی عیسائیوں کے ناموں کے اس حصہ کو ختم کر دیا جائے جس سے عیسائیت کی نشاندہی ہوتی ہے اور ان کی جگہ قبائلی نام اختیار کئے جائیں تاکہ ملک کے قبائلی نوآبادیاتی دور کے رجحانات کو فراموش کر سکیں چنانچہ خود موبوتو نے اپنے نام سے "جوزف" کا عیسائی نام حذف کر کے قبائلی لفظ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ . . . اس کے علاوہ صدر موبوتو نے عیسائیوں سے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ زائر میں کانگو کی برسراقتدار جماعت کی ایک شاخ قائم کی جائے۔ یہ شہر برطانوی عیسائی تبلیغی اداروں کا صدر مقام سمجھا جاتا ہے۔ ان عیسائی اداروں نے اطلاع دی ہے کہ افریقہ میں عیسائیت کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ خصوصاً گھانا اور نائیجیریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے۔ یہاں عیسائیوں کو احمدی فرقہ کے تبلیغی اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ احمدی فرقے کی تبلیغی کارروائیاں عیسائیت کی سخت مخالف ہیں۔ نائیجیریا میں خانہ جنگی کی وجہ سے اسلام کی تبلیغ میں بڑی مدد ملی کیونکہ رومن کیتھولک عیسائی اداروں نے بیافرا کے باغیوں کی بھرپور مدد کی تھی۔"

(روزنامہ "جنگ" کراچی ۱۸ جولائی ۱۹۷۲ء صفحہ ۴)

خود عیسائی اداروں کا یہ اعتراف کہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی میں اضافہ کی بدولت حال ہی میں نائیجیریا، گھانا اور افریقہ کے دوسرے ساحلی ممالک میں اسلام کی تبلیغ و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے اور وہاں اسلام کا اثر بڑھ رہا ہے اِس امر کا ایک درخشندہ ثبوت ہے کہ "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت نائیجیریا، گھانا، سیرالیون اور گیمبیا میں حال ہی میں جو نئے احمدیہ طبی مراکز اور نئے ہائر سیکنڈری سکولز کھلے ہیں اور انہیں وہاں جو غیر معمولی مقبولیت حاصل ہوئی ہے اس کے نتیجہ میں عیسائی مشنری اداروں کے کئے کرائے پر پانی پھر گیا ہے۔ وہ پہلے جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کی کارکردگی اور اس کے بالمقابل عیسائی مشنوں کی عاجزی و لاچاری پر ہی کچھ کم پریشان نہیں تھے اب "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے تحت وسیع پیمانہ پر احمدیہ ہسپتالوں اور ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام اور ان رفاہی سرگرمیوں کے قبولِ عوام پر ان کا بوکھلا اُٹھنا ایک قدرتی امر ہے۔ اب تو رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ اعلیٰ پوپ پال کو بھی اِس صورتِ حال کا نوٹس لینا پڑا ہے اور وہ افریقہ میں عیسائیت کی گرتی ہوئی عمارت کو سہارا دینے کے لئے بعض اقدامات کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ لیکن پوپ پال اور عیسائی ادارے اب خواہ لاکھ جتن کریں اور لاکھ منصوبے بنائیں وہ افریقہ میں بھی عیسائیت کی گرتی ہوئی عمارت کو سہارا دینے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ عیسائیت کی ناکامی اور اسلام کے غلبہ کی خدائی تقدیر بروئے کار آ چکی ہے اب دُنیا کی کوئی طاقت اِس راہ میں مزاحم نہیں ہو سکتی۔ یہ خدائی تقدیر ہے کہ عیسائیت مٹ کر رہے گی اور اس کی جگہ اسلام غالب آ کر رہے گا۔

اذان دینے اور صفِ اوّل میں بیٹھنے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ
يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا (بخاری کتاب الاذان)

اگر لوگوں کو معلوم ہو کہ اذان دینے اور صفِ اوّل میں بیٹھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے اور پھر انہیں اس کے لئے قرعہ اندازی کرنا پڑتی تو وہ قرعہ اندازی کرنے پر اصرار کرتے اور یہ جگہ لینے کی پوری کوشش کرتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آیتِ استخلاف کے مصداق صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی ہیں

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۳)

شیعہ حضرات جن خلفاء کو غاصب قرار دیتے ہیں اور جن پر طعن کرتے ہیں حضور فرماتے ہیں علی وجہ الاتم والکمال تو وہی خلافت کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔ اس میں دوسرے خلفاء کا آپ نے انکار نہیں کیا۔ اور نہ ہی آپ نے ان کی خلافت کو ان آیات کے خلاف قرار دیا ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل الفاظ کہ

"ان آیات میں مسلمان مردوں اور عورتوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ بعض کو وہ اپنے فضل اور رحم سے خلیفہ بنائے گا۔"

صاف بتا رہے ہیں کہ دوسرے خلفاء کی خلافت کو بھی آیتِ استخلاف کا ہی مصداق سمجھتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کو اس آیت کا علی وجہ الاتم مصداق سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اسی کتاب "سر الخلافۃ" میں سلسلہ خلافت کو تسلیم کرتے ہوئے آپ نے لکھا ہے۔

وان سئلت ان اللہ
لم اثرہ لصدر سلسلۃ
الخلافۃ وای سر کان
فیہ من رب ذی الرافۃ
فاعلم ان اللہ قد رأی
ان الصدیق رضی اللہ
عنہ آمن مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم
بقلب اسلم فی قوم
لم یسلم وفی زمان
کان نبی اللہ وحیداً

یعنی اگر اے سائل تو یہ دریافت کرے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو خلافت کے سلسلہ کے آغاز میں کیوں خلیفہ مقرر کیا اور اس ترجیح میں خدا تعالیٰ کا کیا بھید تھا تو جان لے کہ اس وجہ سے ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ قلبِ سلیم کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اس وقت ایمان لائے جب کہ قوم میں کسی نے اسلام کو قبول نہ کیا تھا اور خدا کا نبی اکیلا تھا۔ (ص ۲۱)

پھر حضور علیہ السلام کہتے ہیں۔

اعلم سقاک اللہ کاس
الفکر العمیق انی علمت
من ربی فی امر الخلافۃ
علی وجہ التحقیق و
کامل التوفیق واظہر
علی ربی ان الصدیق و
الفاروق وعثمان کانوا
من اہل الصلاح و
الایمان وکانوا من
الذین اثرہم اللہ و
خصوا بمواہب الرحمٰن

یعنی اے پڑھنے والے اس بات کو سمجھ لو خدا تعالیٰ تمہیں عقل و فکر اور گہری دانشمندی کا جام نصیب کرے کہ مجھے میرے رب کی طرف سے خلافت کے بارہ میں بڑی تحقیق اور پوری گہرائی پر مشتمل علم دیا گیا ہے اور میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ فاروق اور حضرت عثمانؓ صلاح و ایمان والوں میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے تھے جنہیں خدا تعالیٰ نے ترجیح دی اور الٰہی دعاؤں اور بخششوں سے نوازے اور مخصوص کئے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان عبارات سے جو "سر الخلافۃ" سے درج کی گئی ہیں واضح ہوتا ہے کہ آپ خلافت کے سلسلہ کو تسلیم کرتے ہیں اور صرف حضرت ابوبکرؓ ہی نہیں بلکہ جملہ خلفاء راشدین کی نیکی۔ بزرگی۔ تقویٰ شعاری اور خلافت کے منصب عالی کے جائز حقدار سمجھتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ نے یہ بات بھی وضاحت سے پیش کی کہ آیت استخلاف کی پیش کردہ علامات اور خصوصیت کی رو سے اس کے علی وجہ الاتم اور علی وجہ الاکمل مصداق حضرت ابوبکرؓ ہیں پھر آپ نے لکھا کہ

فان خلافۃ علی المرتضیٰ
ما کان مصداق ھذا
العروج والعلی والفوز
الاجلی۔ (ص ۲۹)

کہ حضرت علی خلیفہ تو تھے اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ وہ حق پر تھے۔ لیکن ان کی خلافت اس عروج اور بلندی اور واضح کامیابی کی حامل نہ تھی۔ جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ یا دوسرے خلفاء کی۔

پس شیعہ حضرات کی خلفاء ثلاثہ اور سرخیل خلفاء کو غاصب قرار دینا یا ان پر طعن کرنا کسی طرح بھی مناسب اور روا نہیں۔ کیونکہ اگر بغور اور بنظر انصاف سے دیکھا جائے تو آیت استخلاف کی بیان کردہ علامات واضح اور اعلیٰ اور پورے کمال کے ساتھ تو ان خلفاء میں ہی پائی جاتی ہیں جنکو نعوذ باللہ غاصب قرار دیا جاتا ہے اور جسے ان سے اعلیٰ و افضل اور زیادہ حقدار گردانا جاتا ہے ان میں تو آیہ استخلاف والی علامات اس کمال اور نمایاں رنگ میں نہیں پائی جاتیں۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو انسانیت کی حقیقی اور کامل مصداق ہیں۔ بلکہ آپ ہی دراصل مظہر ہیں۔ کیونکہ انسانیت کی تمام ضروری کامل اور اعلیٰ صفات آپ ہی میں پائی جاتی ہیں۔ لیکن اس کا کوئی بھی عقلمند انسان یہ مطلب نہیں سمجھے گا کہ دیگر انبیاء یا بزرگان امت یا اولیاء کرام یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کامل صفات والے انسان نہ تھے۔ وہ تھے اور یقیناً تھے مگر انسانیت کا نقطۂ عروج اور اکمل و اعلیٰ صفاتِ انسانیت کے مظہر حقیقی اور مصداق کامل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے لیکن اس طریق سے بیان کرنے کا اگر کوئی یہ نتیجہ نکالے کہ حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ یا حضرت ابوبکرؓ انسان نہ تھے تو یہ کیسا ناقص اور ردّی خیال ہے۔ بالکل اسی طریق پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "سر الخلافۃ" کتاب میں شیعہ نظریات کے ردّ میں لکھا کہ کس قدر ظلم ہے کہ جو علی وجہ الاتم آیہ استخلاف کا مصداق ہے اس پر تم طعن کرتے ہو اور غاصب قرار دیتے ہو اور جن میں اس کمال کے ساتھ تو نہیں لیکن مجموعی طور پر منصب خلافت کے لئے جس قدر ضروری باتیں ہیں اس کو ہی خلافت کا اصلی مستحق قرار دیتے ہو۔ یہ راستی اور تقویٰ کا طریق نہیں اس طریق کلام سے ہرگز ہرگز یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ حضرت ابوبکرؓ کے علاوہ باقی خلفاء راشدین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت استخلاف کا مصداق نہیں گردانتے۔ خود "سر الخلافۃ" کی تحریرات جن کا اندراج اوپر کیا جا چکا ہے اور آپ کی دوسری تحریرات جو شہادۃ القرآن سے درج کی گئی ہیں۔ اگر ان سب پر مجموعی طور پر بنظر انصاف سے غور کیا جائے تو اس بات کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا کہ آپ آیتِ استخلاف کا مصداق صرف حضرت ابوبکر صدیقؓ کو ہی نہیں بلکہ جملہ خلفاء راشدین کو اس آیت کا مصداق سمجھتے بلکہ اس آیت کی رو سے آپ خلافت کی نعمت کو دائمی نعمت قرار دیتے اور اپنے بعد کی خلافت کو بھی اس آیت کا مصداق قرار دیتے تھے۔ چنانچہ رسالہ الوصیت کے مندرجات اس حقیقت کو واضح کر رہے ہیں۔ اس حقیقت کو واضح کر رہے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔" (الوصیت ص ۲)

دوسری قدرت سے مراد آپ کے نزدیک خلافت ہے۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل خاکسار قارئین کی خدمت میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہے کہ نظام خلافت کے خلاف جس قدر وسوسے پیش کئے جاتے ہیں ان کے ازالہ کے لئے رسالہ الوصیت اور شہادۃ القرآن بطور تریاق کے ہیں۔ کوئی بھی ایسا وسوسہ نہیں جس کا ردّ اور ازالہ ان ہر دو کتب میں موجود نہ ہو۔ احباب کو ان ہر دو کتب کا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت تصنیفات ہیں کا بار بار مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔ تمام وسوسوں کا ازالہ ہوتا رہے گا۔ ان ہر دو کتب کے علاوہ "سر الخلافۃ" کا مطالعہ بھی کرنا بڑا مفید ہے جو شیعہ نظریات کے ردّ میں ایک قطعی اور فیصلہ کن کتاب ہے اور اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بزرگ صحابہ اور آپ کے بعد خلفاء راشدین کس اعلیٰ منصب اور بزرگی کے حامل تھے اور ان انوار و برکات کے حامل تھے۔ جن کا نزول خدا کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہوا۔ اور ان میں سرخیل حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ جنہوں نے استحکام اسلام کے لئے بے نظیر خدمات انجام دیں خدا کے اس برگزیدہ بندہ اور ان سب برگزیدہ بندوں پر ہزاروں ہزار سلام و رحمت جو دور اول اور دور ثانی میں خلافت کے منصب پر خدا تعالیٰ کی طرف سے فائز کئے گئے۔

قرآن کریم خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے

مکرم اقبال احمد صاحب۔ نجم ربوہ

اللہ تعالیٰ کا کس قدر احسان ہے بنی نوع انسان پر کہ اس نے قرآن کریم جیسی اعلیٰ اور اکمل شریعت نازل فرمائی۔ یہ ایک نعمتِ عظمیٰ ہے جنہوں نے اس کی قدر و منزلت کو پہچانا وہ اس پاک کلام کے عاشق نظر آتے ہیں۔ خدائے رحمان کا یہ کلام دنیا کی ظلمات کو مٹا کر انوار سماوی کی درخشی اور چمک سے آنکھوں کو خیرہ کرتا ہے۔ اور قلب کو تسکین و اطمینان کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا کی کتاب اور خدا کے رسول جو دنیا میں آتے ہیں ان کی بڑی غرض یہی ہوتی ہے کہ دنیا کو پاپ اور گناہ کی زندگی سے چھڑا دیں اور خدا سے پاک تعلقات قائم کریں ...... میں ہر ایک پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ وہ کتاب جو ان ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ قرآن شریف ہے اسکے ذریعہ سے خدا کی طرف انسان کو ایک کشش پیدا ہو جاتی ہے اور دنیا کی محبت سرد ہو جاتی ہے ...... قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کی اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے ...... اور اس کے دل کو منور کرتا ہے اور پھر بڑے بڑے نشانات دکھلا کر خدا سے ایسے تعلقات مستحکم بخش دیتا کہ وہ ایسی تلوار سے بھی ٹوٹ نہیں سکتے جو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتی ہے وہ دل کی آنکھ کھولتا ہے اور گناہ کے گندے چشمہ کو بند کرتا ہے اور خدا کے لذیذ مکالمہ مخاطبہ سے شرف بخشتا ہے اور علوم غیب عطا فرماتا ہے اور دعا قبول کرنے پر اپنے کلام سے اطلاع دیتا ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۹۱، ۲۹۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

وواللہ لولا القرآن
ما کان لی لطف حیاتی
...... وھو بحر مواج
من ماء الحیاۃ

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۵)

خدا کی قسم اگر قرآن نہ ہوتا تو میری زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا ...... قرآن کریم گویا موجیں مارتا ہوا آب حیات کا سمندر ہے۔

امت محمدیہ میں اس آبِ حیات کے سرچشمہ سے اپنی تشنگی بجھا کر بہت سے اولیاء اللہ مراتب عالیہ تک معانی پاتے رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زمانہ میں تشریف لا کر جس طرح خدا تک پہنچنے کی راہیں بتلائی ہیں اور ان پر خود چل کر دکھایا ہے تیرہ سو سال میں کوئی ایسا پیدا نہ ہو سکا کیونکہ ثریا سے قرآن کو لے آنا اور قرآن کی حکومت کو دلوں میں قائم کرنا صرف آپ کا ہی فرض منصبی تھا۔

پس جماعت احمدیہ کے ہر مرد و زن کا یہ فرض ہے کہ وہ پہلے اپنے دلوں میں اپنے جوارح اور اعمال و افعال میں قرآن کی حکومت قائم کریں اور اس کے بعد تمام دنیا میں قرآن کی حکومت قائم کرنے کے لئے کوشاں ہو جائیں یہ وہ عظیم فرض ہے جو اس زمانہ میں ہم پر ڈالا گیا ہے اسی فرض کی طرف ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بارہا ہمیں بلا چکے ہیں۔ پس چاہیئے کہ ہم لبیک لبیک کہتے ہوئے شمع خلافت کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو جائیں اور دولت قرآن سے وافر حصہ پائیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں ...... سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہی ہیں۔ یہی بات سچ ہے ...... تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے ...... تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے ...... میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے ...... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ہے۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے"۔

(کشتی نوح صفحہ ۲۶-۲۷)

پس اس دولت کو تقسیم کرنے کی غرض سے نظام کے تحت آج کل تعلیم القرآن کلاس جاری ہے اس سے فائدہ اٹھانا اور اپنی زندگیوں کو قرآن کریم کے مطابق ڈھالنا ہمارا فرض ہونا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک کشف اور اُس کا ظہور

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود"

اس کشف سے سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات کا تعلق تعمیر مساجد سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں

۱۔ "تم ایک ایسے آدمی کے پیچھے لگے ہوئے ہو جسے خدا نے ساری دُنیا میں مسجدیں بنانے کے لئے مقرر کیا ہے"

۲۔ دُنیا کا کوئی ملک اور گوشہ ایسا نہ ہو جس میں ہم مسجدیں نہ بنالیں"۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشادات کے پیش نظر لائحہ عمل تجویز فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مطابق ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تا دنیا کے گوشہ گوشہ میں مساجد تعمیر ہو کر خدائے واحد کا نام بلند ہو اور اسلام کی عظمت دنیا پر قائم ہو۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مرکزی سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/ نومبر بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے ۱۷ویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت ۱۳۵۱ہش / ۱۹۷۲ء بروز جمعہ ہفتہ۔ اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

چندہ سالانہ اجتماع بھی ہر ماہ مرکز کو ارسال فرمادیں۔ اجتماع سے قبل اپنا سارا بجٹ پورا کریں"۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

63

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۶)

۳۲۲	منصورہ خان صاحبہ دارالنصر غربی ربوہ	۱۰۰/۰۰ روپے
۳۲۳	شاہ نواز لمیٹڈ کراچی	۶۰/۰۰ روپے
۳۲۴	بیگم این بشیر صاحبہ اسلام آباد	۵۰/۰۰ روپے
۳۲۵	مسز نصرت فاروق صاحبہ گلبرگ لاہور	۲۰/۰۰ روپے
۳۲۶	فرخندہ اختر صاحبہ حیدرآباد سندھ	۲۰/۰۰ روپے
۳۲۷	بشریٰ محمود صاحبہ سٹیلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۰/۰۰ روپے
۳۲۸	سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحبہ لطیف آباد حیدرآباد	۵۲/۰۰ روپے
۳۲۹	نعیم احمد صاحب برائے ڈاکٹر عبدالحق صاحب کامپٹی مرحوم	۸۱/۰۰ روپے
۳۳۰	مسز لیفٹیننٹ کرنل سیف الرحمٰن صاحب پشاور چھاؤنی	۵۰/۰۰ روپے
۳۳۱	سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب الحمرا کراچی	۱۰/۰۰ روپے
۳۳۲	مس نزہت سعید صاحبہ کھاریاں	۵۰/۰۰ روپے
۳۳۳	محمد یوسف صاحب ننکانہ صاحب	۲۰/۰۰ روپے
۳۳۴	بیگم صاحبہ جنرل عبدالعلی صاحب ملک، منگلا	۵۰/۰۰ روپے
۳۳۵	چوہدری عبدالرزاق صاحب ملتان چھاؤنی	۱۰/۰۰ روپے
۳۳۶	ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۲۰/۰۰ روپے
۳۳۷	بیگم صاحبہ خلیفہ صلاح الدین صاحب ربوہ	۱۰/۰۰ روپے
۳۳۸	ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ	۱۰/۰۰ روپے
۳۳۹	بشیر الدین سلیم صاحب حسن ابدال	۱۰/۰۰ روپے
۳۴۰	سید ناصر صاحب KMC کراچی ۱۶	۱۵/۰۰ روپے
۳۴۱	ڈاکٹر بیگم ایچ آر خان صاحب کراچی برائے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب کامپٹی مرحوم	۵۰/۰۰ روپے
۳۴۲	خواجہ عبدالقیوم خان صاحب گوجرخان	۵۰/۰۰ روپے
۳۴۳	رانا مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال بہاولپور	۱۲/۰۰ روپے
۳۴۴	ملک شریف احمد صاحب فورٹ سنڈیمن	۱۰/۰۰ روپے
۳۴۵	چوہدری محمد حسین صاحب سیکرٹری مال سکھر	۲۰/۷۵ روپے
۳۴۶	چوہدری نذیر احمد صاحب ایکسین بہاولنگر	۳۰/۵۰ روپے
۳۴۷	والدہ صاحبہ یو اے مخدوم صاحب رحمان پورہ لاہور	۱۰/۰۰ روپے
۳۴۸	میاں اکبر علی صاحب پرانی انارکلی لاہور	۱۰/۰۰ روپے
۳۴۹	چوہدری عابد علی صاحب نئی انارکلی لاہور	۳۱/۰۰ روپے
۳۵۰	فہمیدہ کھوکھر صاحبہ لاہور چھاؤنی	۵۰/۰۰ روپے
۳۵۱	ملک عبدالنور صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰/۰۰ روپے
۳۵۲	ملک عبدالباسط خان صاحب سول لائن لاہور	۱۰/۰۰ روپے
۳۵۳	اہلیہ صاحبہ میاں عبدالحکیم صاحب مغلپورہ گنج لاہور	۱۰/۰۰ روپے
۳۵۴	ملک منور احمد صاحب بہادر مغلپورہ گنج لاہور	۱۰/۰۰ روپے
۳۵۵	بیگم نسیم حسین صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۲۰۰/۰۰ روپے
۳۵۶	حلیمہ توقیر صاحبہ سمن آباد لاہور	۱۰/۰۰ روپے
۳۵۷	مرزا خلیل احمد صاحب شیراز فیکٹری سمن آباد لاہور	۱۲/۰۰ روپے
۳۵۸	اخوند فیاض احمد صاحب محمد نگر لاہور	۱۰/۰۰ روپے
۳۵۹	ظہور اقبال بیگم صاحبہ سول لائن لاہور	۲۰/۰۰ روپے
۳۶۰	بشریٰ صاحبہ اہلیہ ملک مطیع الرحمٰن صاحب دارالذکر لاہور	۵۰/۰۰ روپے
۳۶۱	ڈاکٹر عبدالمنان صاحب مع اہل وعیال سول لائن لاہور	۲۰/۰۰ روپے
۳۶۲	بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرشید صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰/۰۰ روپے
۳۶۳	شمیم نصرت خانم صاحبہ سول لائن لاہور	۳۰/۰۰ روپے
۳۶۴	احباب جماعت احمدیہ حلقہ دہلی گیٹ لاہور	۷۴/۰۰ روپے
۳۶۵	شیخ حمید احمد صاحب ظفر لائلپور	۵۰/۰۰ روپے
۳۶۶	عبدالرحمٰن صاحب لائلپور	۲۰/۰۰ روپے
۳۶۷	چوہدری علی بخش صاحب لائلپور	۱۰/۰۰ روپے
۳۶۸	سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چونیاں ضلع لاہور	۱۰/۵۰ روپے

علالت کے دوران بھی تحریک جدید کا فکر

مکرم صوبیدار عبدالمنان صاحب افسر حفاظت خاص ربوہ ایک عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ سال رواں کا وعدہ بقدر یکصد روپیہ بھجواتے وقت وہ تحریک جدید کی مالی قربانی کے ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ تحریر فرماتے ہیں۔ جو امید ہے قارئین کرام کے لئے بھی ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا۔ اس لئے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے ساتھ ہی محترم موصوف کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کی جاتی ہے۔

"عاجز چندہ "تحریک جدید" کی ادائیگی کے لئے فوراً دفتر صدر انجمن احمدیہ چلا گیا۔ جونہی یکصد روپیہ چندہ ادا کر کے آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ پوسٹ مین مجھے تلاش کر رہا تھا۔ اس نے بتایا کہ آپ کا فوج سے منی آرڈر آیا ہے ...... حساب فہمی پر آپ کے -/۲۵۶ روپے کی رقم اور نکلی ہے جو کہ ارسال ہے۔ یہ رقم جو چندہ سے ۲½ گنا زیادہ تھی پا کر عاجز بہت ہی خوش ہوا ...... خدا کا بہت ہی شکر ادا کیا کہ چند منٹوں میں ہی خدا تعالیٰ نے رقم کو ڈھائی گنا بڑھا کر اس دنیا میں ہی دے دیا۔ کیا عجب شان ہے میرے پیارے خدا کی۔ انسان ذرا اس کی طرف بڑھے تو وہ دوڑ کر پیار کرنے کو آتا ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے۔

"زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد"

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے کوئی شخص غریب نہیں ہوتا۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

برائے توجہ لجنات

کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" ناصرات کے نصاب میں ہے اور حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر احمدی بچی کے لئے اس کا لفظ بلفظ یاد کرنا بہت ضروری ہے۔ معیار سوم کے لئے ابتدائی ۱۰ صفحات معیار دوم کے لئے ۱۹ صفحات اور معیار اوّل کو پوری کتاب یاد کروا کے ان کے نام مع ولدیت، اور شہر کا نام مرکز کو ارسال کریں تاکہ بچیوں کے لئے سندات جاری کی جائیں۔ نام ارسال کرنے سے پہلے ناصرات کی سیکرٹریز یا صدر لجنہ اس بات کی تسلی کر لیں کہ جن کے نام وہ مرکز کو بھیج رہی ہیں انہیں "یاد رکھنے کی باتیں" واقعی ازبر ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان

صیغہ جائداد کو صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغہ جات کی طرف سے مندرجہ ذیل پرانا سامان وصول ہوا ہے جسے صیغہ جائداد مورخہ ۴/۸ بروز جمعہ بوقت صبح سات بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں بذریعہ نیلام عام فروخت کرے گا۔

خواہشمند احباب نیلامی میں حصہ لے کر سامان خرید کر سکتے ہیں۔ قابل فروخت سامان کی قیمت موقع پر ہی واجب الادا ہوگی:-

سیلنگ فین شکستہ۔ میز۔ کرسیاں۔ بنچ۔ الماریاں۔ ٹائم پیس۔ بائیسکل اسٹریاں۔ انگیٹھیاں۔ گیس۔ لیمپ۔ بالٹیاں۔ فوارے وغیرہ۔

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم حاجی فتح علی خان صاحب احمدی نمبردار سکنہ چک ۷، لوہے ضلع لائلپور نے اپنے مرحوم والدین (چوہدری جھنڈے خان صاحب اور برکت بی بی صاحبہ) کی طرف سے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے یکصد روپیہ ادا کرنے کے بعد قارئین الفضل سے دعا کی ملتجی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مرحوم والدین کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کام سے بھاگنا اور گریز کرنا، نوجوانوں کی عام عادت ہوتی ہے

جب تک اس عادت کو دور نہیں کیا جائے گا ہماری جدوجہد اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر سکتی

(فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حقیقت یہ ہے کہ کام سے بھاگنا اور گریز کرنا یہ ایک عام عادت ہمیں نوجوانوں میں نظر آتی ہے۔ جب تک اس عادت کو دور نہیں کیا جائے گا جب تک اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر نہیں سمجھا جائے گا۔ جب تک اپنے مقام کے احساس کا مادہ اپنے اندر پیدا نہیں کیا جائے گا تب تک ہماری جدوجہد کبھی اعلیٰ نتائج پیدا نہیں کر سکتی لیکن جب یہ چیزیں پیدا ہو گئیں تو دینی تغیر تو پیدا ہی ہو گا۔ دنیوی حالتیں بھی خود بخود بدلنی شروع ہو جائیں گی۔ یہ امر یاد رکھو کہ نکمی قوم دنیا کے پردہ پر کبھی کوئی عزت حاصل نہیں کر سکتی۔ وہ چیز جس کی عام طور پر لوگ خواہش رکھتے ہیں یعنی دنیوی شان و شوکت اس کا پانا بے شک عیب ہے۔ لیکن یہ امر قطعی طور پر ناممکن ہے کہ اگر اسلام کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کیا جائے تو وہ چیز تمہیں میسر نہ آئے۔ بے شک اس کا چاہنا عیب ہے مگر اس کا ملنا لازمی ہے۔ آج تک کسی نبی کی قوم نے بھی یہ نہیں چاہا کہ اسے دنیوی شان و شوکت مل جائے لیکن اگر وہ قوم صحیح طور پر نبی کی قوم بن جائے تو اسے یہ چیز بھی ضرور مل جاتی ہے۔ بے شک ایک قوم اس وقت گنہگار ہو گی جب وہ خود اپنی زبان سے دنیا کی بادشاہت طلب کرے لیکن جب کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتی اور اپنے نفوس کو اس کی راہ میں قربان کر دیتی ہے تو خدا تعالیٰ اسے یہ دکھانے کے لئے کہ میں تمہارا رب ہوں دنیا کی بادشاہتیں بھی ان کے سپرد کر دیتا ہے۔ سید عبدالقادر صاحب جیلانی کے متعلق لکھا ہے کہ لوگوں نے ان پر اعتراض کیا کہ آپ اچھے کھانے کھاتے اور اچھے کپڑے پہنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں کبھی کھانا نہیں کھاتا جب تک مجھے خدا نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات کی قسم ہے تو یہ کھانا کھا۔ اور میں اچھے کپڑے نہیں پہنتا جب تک مجھے خدا نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات ہی کی قسم ہے تو یہ کپڑا پہن۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ایک انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو وہ چیز جو اس نے خدا کے لئے چھوڑی ہوتی ہے اسے خدا کی طرف سے ادا کی جاتی ہے اور اس وقت اس کا چھوڑنا گناہ ہوتا ہے جیسے پہلے اس کا مانگنا گناہ ہوتا ہے۔ اگر تم اس چیز کو چاہنا چاہتے ہو تو یہ ایک نقص ہوگا کیونکہ خدا یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں یہ چیز خلعت کے طور پر عطا کرے۔ اور یقیناً وہ دن آئے گا اور ضرور آئے گا جب یہ چیز تمہارے ہاتھ میں ہو گی خواہ یہ دن تمہارے لئے آئے یا تمہاری نسلوں کے لئے مگر تم درخت بونے میں آتے ہی نہیں کہ تم اس کا پھل کھا سکو۔ کہتے ہیں ایک بادشاہ کسی بڈھے کے پاس سے گزرا۔ اور اس نے دیکھا کہ وہ ایک ایسا درخت لگا رہا ہے جو بہت دیر سے پھل لاتا ہے۔ بادشاہ حیران ہوا اور اس نے اس بڈھے سے مخاطب ہو کر کہا میاں بڈھے! تم کیوں اپنا وقت ضائع کرتے ہو۔ تمہاری ستر اسی سال عمر ہے۔ تم آج نہ مرے کل مرے زیادہ سے زیادہ جیئے بھی تو پانچ سال زندہ رہو گے۔ مگر یہ درخت تو بہت دیر کے بعد پھل لائے گا۔ اور تم اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکو گے بھلا ایسا درخت تم کیوں لگا رہے ہو۔ بڈھے نے کہا۔ بادشاہ سلامت! آپ نے یہ کیا کہہ دیا۔ آپ تو بڑے عقلمند اور دور اندیش انسان ہیں۔ اگر پہلے لوگ بھی اسی خیال میں مبتلا رہتے کہ جب ہم نے پھل نہیں کھانا تو ہم درخت کیوں لگائیں۔ اور وہ اس خیال کے ماتحت درخت نہ لگاتے تو آج ہم کہاں سے پھل کھاتے انہوں نے درخت لگائے تو ہم نے پھل کھائے اب ہم درخت لگائیں گے اور ہماری آئندہ نسلیں اس کا پھل کھائیں گی۔ بادشاہ کو اس کی یہ بات بہت پسند آئی اور اس نے کہا۔ زہ۔ یعنی کیا ہی خوب بات کہی ہے۔ بادشاہ نے یہ حکم دیا ہوا تھا کہ جب میں کسی کی بات پر خوش ہو کر زہ کہوں تو اسے فوراً تین ہزار کی تھیلی انعام کے طور پر دے دی جایا کرے جب بادشاہ نے کہا زہ تو خزانچی نے فوراً تین ہزار کی ایک تھیلی بڈھے کے سامنے رکھ دی۔ بڈھے نے تھیلی اٹھائی اور کہا بادشاہ سلامت آپ تو کہتے تھے کہ تو اس درخت کا پھل نہیں کھا سکے گا دیکھئے لوگ درخت لگاتے ہیں تو کہیں دیر کے بعد اس کا پھل کھانا انہیں نصیب ہوتا ہے لیکن میں نے ابھی درخت لگایا ہی رہا ہوں کہ میں نے اس کا پھل کھا لیا۔ بادشاہ نے یہ سن کر پھر کہا زہ اور خزانچی نے تین ہزار کی ایک اور تھیلی اس کے سامنے رکھ دی۔ اس پر وہ بڈھا پھر بولا۔ اور اس نے کہا بادشاہ سلامت! لوگ تو سال میں صرف ایک دفعہ پھل کھاتے ہیں لیکن میں نے تو ابھی لگایا تھا کہ اس کا پھل دو دفعہ کھا لیا ہے۔ اس پر بادشاہ کے منہ سے پھر نکلا زہ۔ اور خزانچی نے فوراً تین ہزار کی ایک تیسری تھیلی اس کے سامنے رکھ دی۔ یہ دیکھ کر بادشاہ ہنس پڑا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا چلو یہاں سے ورنہ یہ بڈھا ہمارا سارا خزانہ لوٹ لے گا۔ تو یاد رکھو کہ تم بیج لگاؤ گے تو پھل کھاؤ گے مگر تم تو بیج لگانے پر آتے ہی نہیں۔

(مشعل راہ صفحہ ۵۶۵، ۵۶۶)

مومن جو کہتا ہے پورا کر کے دکھا دیتا ہے

کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک زمانہ پایا اور پھر آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"مومن اپنا کام ختم کئے بغیر نہیں مرتا۔ یہ وہ مقام ہے جس کے لئے مومن کوشش کرتا ہے کہ ایسے مقام پر پہنچ جائے جہاں موت اس کے لئے باعث رنج نہ ہو بلکہ وہ اعلان ہو اسلام کی فتح کا اور وہ اعلان ہو اسلام کی کامیابی کا ... مگر وہ دنیا والوں والی قربانی نہ ہو۔ بلکہ مومن والی قربانی ہو۔ مومن جو کچھ کہتا ہے وہ کر کے بھی دکھا دیتا ہے۔"

ہماری جماعت کے تمام مخلصین کو چاہیئے کہ مذکورہ بالا ارشاد کی برکت کے پیش نظر تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

ماہ احسان (جون) ختم ہو چکا ہے۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ ماہ احسان (جون) کی رپورٹ کارگزاری جلد دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جلسہ یوم والدین

مجلس اطفال الاحمدیہ رحمٰن پورہ لاہور کے زیر انتظام مورخہ ۲۹ جولائی بروز ہفتہ مرکز نماز میں یوم والدین کے سلسلہ میں ایک جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں بزرگان سلسلہ والدین سے خطاب فرمائیں گے والدین سے اپیل ہے کہ اس اجلاس میں ضرور شرکت فرمائیں

(منتظم اطفال الاحمدیہ رحمٰن پورہ لاہور)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۱۷، ۱۸، ۱۹ نبوت/نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا

مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ کے سترھویں مرکزی سالانہ اجتماع کے لئے ۱۷-۱۸-۱۹ نبوت/نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ اراکین انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۵